

جب تک پابندی لگائی گئی (تاریخ، وقت اور ٹائم زون)

دی لینسیٹ (The Lancet): پاکستان کو متعدی امراض، غیر متعدی امراض اور صحت کے نظام میں عدم مساوات کا سامنا ہے۔

سٹیٹل، واش۔ (تاریخ) - پاکستان تباہ کن سیلاب کے بعد صحت کی ایمرجینسی کا سامنا کر رہا ہے، جبکہ ملک پہلے ہی متعدی بیماریوں کے بوجھ، غیر متعدی امراض (NCDs) کی بڑھتی ہوئی شرح جیسے مسائل کا سامنا کر رہا تھا۔ زیر نظر تحقیق پاکستان میں صحت کے رجحانات کی پہلی اور سب سے زیادہ جامع تحقیق ہے جو چاروں صوبوں اور تینوں وفاقی علاقوں کے لیے دستیاب اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ یہ تحقیق آج "The Lancet Public Health" میں شائع ہوئی ہے، جو کہ انسٹی ٹیوٹ فار ہیلتھ میٹرکس اینڈ ایوبلیویشن (IHME) یونیورسٹی آف واشنگٹن کے سکول آف میڈیسن نے مرتب کی ہے، اس تحقیق کی بنیاد "بیماریوں کے عالمی بوجھ 2019 کے مطالعہ"، آغا خان یونیورسٹی اور وزارت نیشنل ہیلتھ سروسز ریگولیشنز اینڈ کوآرڈینیشن کے تعاون پر مشتمل ہے۔

پاکستان میں صحت کو پہلے سے درپیش کئی قدرتی آفات کا سامنا ہے بشمول اس سال جون میں آئے سیلاب کے جس نے 33 ملین سے زیادہ افراد کو متاثر کیا جن میں سے نصف بچے ہیں۔ ملک بیک وقت اندرونی اور بین الاقوامی مسائل سے دوچار ہے، بشمول COVID-19 وباء، سیاسی بحران، اور پڑوسی ملک افغانستان میں مسلسل بدلتی ہوئی صورتحال کے۔

IHME میں ہیلتھ میٹرکس سائنسز کے پروفیسر ڈاکٹر علی موکداد کا کہنا ہے، "یہ نتائج ہمیں بتاتے ہیں کہ پاکستان میں صحت کے اشاریے سیلاب کی تباہ کاریوں سے پہلے ہی پوری دنیا میں کم درجے پر تھی"، "اس تناظر میں پاکستان کو اپنے صحت کے نظام میں زیادہ مساوی سرمایہ کاری اور زندگیاں بچانے اور لوگوں کی صحت کو بہتر بنانے کے لیے پالیسی سازی کی اشد ضرورت ہے۔"

محققین نے 2019 میں قبل از وقت اموات کی سرفہرست پانچ وجوہات بتائی ہیں جن میں نوزائیدہ بچوں کے امراض، اسکیمک دل کی بیماری، فالج، اسہال کی بیماریاں اور پھیپھڑوں کے نچلے حصے میں انفیکشن شامل ہیں۔ 2019 میں زچہ بچہ کی غذائی قلت، فضائی آلودگی، ہائی سیسٹولک بلڈ پریشر، غذائی خطرات اور تمباکو کا استعمال لوگوں کی اموات اور ڈس ایبلیٹی ایڈجسٹڈ لائف ایٹرز (DALYs) کے خطرے کا باعث بننے والے اہم عناصر تھے۔

اگرچہ موجودہ بحران سیلاب زدہ علاقوں میں پھیلنے والی بیماریوں کی وجہ سے تیزی سے بڑھ گیا ہے، لیکن صرف غذائی قلت کی وجہ سے اس کا اثر برسوں تک جاری رہ سکتا ہے۔ پاکستان میں ریکارڈ بارشوں سے ملک میں سیلاب آنے سے پہلے ہی بچوں میں سنٹنگ کی شرح بہت زیادہ تھی۔ درحقیقت، 2019 کے تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلوچستان میں سنٹنگ جبکہ پنجاب میں 5 سال سے کم عمر کے بچوں میں کمزوری کا سب سے زیادہ پھیلاؤ تھا۔

آغا خان یونیورسٹی کے شعبہ طب کی پروفیسر اور چیئر ڈاکٹر زینب صمد نے کہا "ملک کو فوری طور پر قومی غذائیت کی پالیسی کی ضرورت ہے، خاص طور پر موسمیاتی تبدیلی، خشک سالی، سیلاب، کی بڑھتی ہوئی شدت کے باعث اور وبا سے خوراک کی حفاظت کو خطرہ لاحق ہے،" "اب جب کہ ہم مقام، عمر اور جنس کے لحاظ سے ان تازہ ترین دریافتوں سے لیس ہیں، ہم اسے پاکستانی حکومت کی ٹاسک فورس کے حوالے کر سکتے ہیں جو کہ غذائی قلت کو کم کرنے اور بچوں کی صحت کے مسائل سے نمٹنے کے لیے کام کر رہی ہے۔"

نئے تجزیے میں اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ کس طرح ملک کو زچہ و بچہ کی شرح اموات میں کمی، بہتر شرح پیدائش اور صنفی فرق کے مسائل میں مسلسل کمی کا سامنا ہے، جس کے مزید خراب ہونے کی توقع ہے کیونکہ سیلاب کے بعد حفاظت اور تحفظ تیزی سے بگڑ رہا ہے۔

علاقائی لحاظ سے ڈس ایبلٹی ایڈجسٹڈ لائف ایئرز (DALYs) میں ایکویٹی کے سنگین مسائل کو بھی ظاہر کرتی ہیں۔ اسلام آباد میں DALYs کی شرح ہر 100,000 میں 22,226 تھی، لیکن بلوچستان میں یہ شرح 100,000 میں 49,620 تھی جو کہ نمایاں طور پر پورے ملک کی شرح (100,000 میں 42,059) سے دگنی سے بھی زیادہ تھی۔

ملک کو متعدی بیماریوں کے ایک بڑے بوجھ کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے جو آبادی کو غیر مساوی طور پر متاثر کر رہی ہے جس میں ٹی بی، ہیپاٹائٹس، ٹائیفائیڈ اور پیرائٹیفائیڈ بھی شامل ہیں۔

پچھلے 30 سالوں میں، بیماریوں کے پانچ بڑے بوجھ متعدی سے غیر متعدی (NCDs) کی طرف منتقل ہو گئے ہیں۔ دل کی بیماریاں، کینسر اور ذیابیطس اموات اور معذوری کی بڑی وجہ بن رہے ہیں۔ درحقیقت، محققین نے پیش گوئی کی ہے کہ یہی تین غیر متعدی امراض اگلے 30 سالوں میں اموات کی سرفہرست وجوہات ہوں گی۔

ڈاکٹر صمد نے کہا کہ "ہمارے صحت اور معیشت کے نظام موجودہ اور مستقبل میں غیر متعدی امراض کے بوجھ کو سنبھالنے کے لیے ناکافی ہیں۔" ہم نے غیر متعدی امراض پر قومی ایکشن پلان دیکھے ہیں، لیکن اس پر عمل درآمد کی بڑی حد تک کمی ہے اور اس حوالے سے بہتری کی ضرورت ہے۔"

ڈاکٹر رانا محمد صفدر، ایک فیلڈ ایپیڈیمولوجسٹ اور سابق ڈائریکٹر جنرل وزارت نیشنل ہیلتھ سروسز ریگولیشنز اور کوآرڈینیشن نے کہا، "مستقبل کے چیلنجز کے لیے اپنے ردعمل کو درست کرتے ہوئے، ہمیں بیک وقت COVID-19 کی وباء، متعدی اور غیر متعدی بیماریوں کی بڑھتی ہوئی شرح کو روکنا ہوگا۔" "ان تینوں شعبوں کو ترجیح دینے سے پاکستان کو یونیورسل ہیلتھ کوریج (UHC) اور اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کو حاصل کرنے کی طرف پیش قدمی کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔"

پاکستان میں صحت کا معیار اپنے پڑوسی ممالک اور اس جیسے سوشل ڈیموگرافک انڈیکس (SDI) رکھنے والے دوسرے ممالک سے پیچھے ہے۔ سوشل ڈیموگرافک انڈیکس (SDI) فی کس آمدنی، اوسط تعلیمی حصول اور GBD مطالعہ میں تمام شعبوں کی شرح افزائش کی درجہ بندی کا ایک جامع اوسط ہے۔ اس تحقیق میں شامل کئیے گئے 20 سالوں کے دوران پاکستان کے مجموعی SDI میں اضافہ ہوا، لیکن بلند ترین اور کم ترین SDI یونٹس کے فرق میں 54 فیصد اضافہ ہوا۔ پاکستان کے صوبوں اور وفاقی علاقوں میں SDI کا یہ فرق افغانستان سے زیادہ اور نیپال سے کم تھا۔

صحت کی مناسب دیکھ بھال کی کمی اور مندرجہ بالا عوامل کی وجہ سے موجودہ خلاء کو ختم کرنا ایک مشکل چیلنج ہے۔ اگرچہ پاکستان میں اولین ترجیح یونیورسل ہیلتھ کوریج ہے، لیکن اس کا ہیلتھ کیئر ایکسیس اور کوالٹی انڈیکس سکور 195 ممالک میں 154 نمبر پر ہے۔ اقوام متحدہ کے 188 ممالک کے لیے پائیدار ترقی کے اہداف اور 2030 تک ان کے حصول کے امکانات کو دیکھتے ہوئے، پاکستان 164 ویں نمبر پر ہے۔ یہاں تک کہ ہیومن کیپیٹل انڈیکس پر بھی، جو کہ تعلیم اور صحت کے لیے لائف ایکسپیکٹینسی ایڈجسٹڈ کا تعین کرتا ہے، پاکستان 195 ممالک میں 116 ویں نمبر پر ہے۔

پاکستان میں 1990 میں لائف ایکسپیکٹینسی 61.1 سال سے بڑھ کر 2019 میں 65.9 ہو گئی ہے جس کی وجہ متعدی بیماریاں، زچگی، نوزائیدہ بچوں اور غذائیت سے متعلق بیماریوں میں کمی ہے۔ یہ اب بھی عالمی اوسط لائف ایکسپیکٹینسی سے 7.6 سال کم ہے جو کہ اس جیسے چھ ہم مرتبہ ممالک میں پانچ سے کم ہے۔ عمر، جنس اور جغرافیائی محل وقوع کے لحاظ سے اعداد و شمار کی جانچ کرتے وقت، عدم مساوات قابل ذکر ہے۔ خواتین کے لیے، لائف ایکسپیکٹینسی میں آٹھ فیصد اور مردوں میں سات فیصد اضافہ ہوا۔ اسلام آباد میں مطالعہ کے 20 سالہ عرصے کے دوران سب سے زیادہ لائف ایکسپیکٹینسی پائی گئی۔ لائف ایکسپیکٹینسی میں سب سے کم اضافہ دو مغربی صوبوں، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ میں ہوا جو حالیہ سیلاب سے بھی شدید متاثر ہوئے ہیں۔

میڈیا رابطے (Media Contacts):

media@healthdata.org

انسٹی ٹیوٹ فار ہیلتھ میٹرکس اینڈ ایوبلیوایشن:

انسٹی ٹیوٹ فار ہیلتھ میٹرکس اینڈ ایوبلیوایشن (IHME) واشنگٹن یونیورسٹی میں عالمی صحت کا ایک خودمختار تحقیقی ادارہ ہے جو دنیا میں صحت کی اہم اور تقابلی پیمائش فراہم کرتا ہے۔ صحت مسائل اور ان سے نمٹنے کے لیے استعمال کی جانے والی حکمت عملیوں کا جائزہ لیتا ہے۔ IHME شفافیت کے لیے پرعزم ہے اور معلومات کو وسیع پیمانے پر دستیاب کرتا ہے تاکہ پالیسی سازوں کے پاس اس بات کے ثبوت ہوں کہ انہیں آبادی کی صحت کو بہتر بنانے کے لیے وسائل مختص کرنے کے بارے میں باخبر فیصلے کرنے کی ضرورت ہے۔

بیماریوں کے عالمی بوجھ کا مطالعہ:

بیماری کے عالمی بوجھ (GBD) کا مطالعہ دنیا بھر میں صحت کی صورتحال کو بہتر کرنے کی سب سے بڑی اور جامع کوشش ہے۔ یہ 157 ممالک سے تعلق رکھنے والے 7,000 سے زیادہ لوگوں کے کام پر مشتمل ہے۔
GBD 2019 کا مطالعہ اکتوبر 2020 میں شائع کیا گیا جس میں 1990 سے 2019 تک 204 ممالک میں 369 بیماریوں اور حادثات اور ان کے 87 خدشات کے 38 بلین سے زیادہ تخمینے شامل ہیں۔